© rasailojaraid.com



# نقد و نظر

## اسلام اور سُود

مصنف : ڈاکٹر انور اقبال قریشی

ناشر : ہاشمیہ پبلشنگ ہاؤس ۲۹۵/۳ - سرور روڈ - لاہور چھاؤنی - قیمت : دس روپے

یورپ میں صنعتی انقلاب کے بعد سرمایہ داری اور سامراج کو بے انتہا فروغ ہوا اور معاشری نظام میں اقتصادیات کو اس قدر اہمیت دی جانے لگی کہ زندگی کے دوسرے تمام شعبے اس سے بری طرح متاثر ہونے لگے۔ یہاں تک کہ معاشی مفاد کی بدولت موجودہ دور میں سیاسی سامراج کی جگہ معاشی سامراج کا تسلط ہو گیا۔ چنانچہ سرمایہ داری کی مخالف اشتراکی اور اشتمالی تحریکیں اس میدان میں سب سے زیادہ سرگرم عمل ہیں اور دورِ جدید کے جمہوری نظام میں بھی معاشیات کو اس قدر اہمیت دی جا رہی ہے کہ معاشی جمہوریت کا تصور سیاسی جمہوریت کی جگہ لیتا جا رہا ہے۔ نظامِ سرمایہ داری کی بنیاد سود پر ہے اور اس نظام کی عالمگیر وسعت و ترقی کی وجہ سے سود کا کاروبار اس قدر وسیع اور ناگزیر ہو گیا ہے کہ اس کے بغیر معاشی ترقی و استحکام کا تصور تک نہیں کیا جاتا اور یہی سبب ہے کہ حرمتِ ربا کا اسلامی نظریہ خود مسلمانوں میں بھی اختلافی مسئلہ بن گیا۔ پیشِ نظر کتاب میں اسی اہم مسئلہ پر بحث کی گئی ہے اور اسلامی نظریہ کی بخوبی تشریح کر کے یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام نے سود یا ربا کو کیوں حرام قرار دیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف جناب ڈاکٹر انور اقبال قریشی سابق معاشی مشیر و ایڈیشنل سیکریٹری وزارتِ مالیات حکومتِ پاکستان ایک نامور ماہرِ معاشیات ہیں۔ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں وہ معاشیات کے پروفیسر تھے۔ عالمی جنگ جیسے نازک دور میں حکومتِ حیدرآباد کے معاشی مشیر رہے اور حیدرآباد اسٹیٹ بینک کے قیام کے سلسلہ میں بھی اہم خدمات انجام دیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد حکومت نے ان کی خدمات حاصل کیں۔ ۱۹۵۱ء میں وہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے معاشی مشیر مقرر ہوئے۔ اور اس کے بعد ۱۹۵۵ء میں سعودی عرب میں مالی اور معاشی مشیرِ اعلیٰ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہیں - ڈاکٹر قریشی کے ان مناصب سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ معاشی موضوعات پر کتاب لکھنے کے لیے وہ انتہائی موزوں شخص ہیں -

پیشِ نظر کتاب پہلی مرتبہ جنوری ۱۹۴۵ء میں حیدر آباد دکن میں شائع ہوئی تھی اور اس قدر مقبول ہوئی کہ چھ ماہ کے اندر اس کا دوسرا اور ترمیم شدہ ایڈیشن شائع کیا گیا۔ نیز اس کے انگریزی، عربی اور ترکی ایڈیشن بھی شائع ہوتے اور اب بہت ترمیم اور اضافہ کے بعد تیسرا ایڈیشن شائع کیا گیا ہے جس میں ایسے مسائل پر بحث کی گئی ہے جو فاضل مصنف کے وسیع مطالعہ کی رمع ہیں -

یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں یونان قدیم سے لے کر موجودہ دور تک سود کے متعلق مغربی مفکروں کے نظریات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ دوسرے باب میں سود کے متعلق اسلام کے نظریہ کی وضاحت ہے اور حرمتِ ربا کے بارے میں قرآنی احکام، آنحضرتؐ کے ارشادات۔ ربا کی تشریح۔ جاہلیت میں سودی کاروبار کی نوعیت۔ سود اور تجارت اور تجارت کے اسلامی اصول جیسے اہم موضوعات پر مفصل بحث کی گئی ہے تیسرے باب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ سود اور ربا میں کوئی فرق نہیں ہے اور مختلف ممالک پر سود کے جو تباہ کن اثرات پڑے ہیں وہ تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ چوتھا باب اسلام اور بینک کاری سے متعلق ہے۔ اس میں بیت المال کے نظام کا نظام بینک کاری سے مقابلہ کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلامی نظام ان نقائص سے پاک تھا جو بینک کاری میں پائے جاتے ہیں۔ پانچویں باب میں معاشرے پر ربا کے تباہ کن اثرات بیان کر کے یہ واضح کیا گیا ہے کہ امریکہ، برطانیہ اور جرمنی جیسے ترقی یافتہ ممالک میں بھی اس کے نتائج کس قدر برے نکلے۔ چھٹے باب میں یہ بتلایا گیا ہے۔ سودی قرضوں کا کاروبار پر کیا اثر پڑتا ہے - اور اسلام اس قسم کے کاروبار کا مخالف کیوں ہے۔ ساتواں باب نئے ایڈیشن میں اہم ترین اضافہ ہے جس میں پاکستان میں بینکوں کو قومی ملکیت میں لینے کی ضرورت واضح کی گئی ہے اور بے سودی بینکوں کے قیام کا ایک جامع خاکہ پیش کر کے یہ بتلایا گیا ہے کہ بینک کاری کا نظام بغیر سود کے کس طرح چلایا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں غیر سرکاری بینکوں کی وجہ سے معاشرہ میں جو تباہ کن خرابیاں اور بدعنوانیاں پھیل گئی ہیں ان کو دور کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان کو قومی ملکیت میں لیا جائے اور اس مقصد کے لیے اس قسم کی تجاویز بہت مفید اور کار آمد ہو سکتی ہیں۔ کتاب کا مقدمہ اور دیباچہ مولانا مناظر احسن گیلانی اور علامہ سلیمان ندوی جیسے جید علماء نے لکھا ہے جس سے اس فکر انگیز تصنیف کی افادیت میں اور اضافہ ہو گیا ہے اور اس کے مطالعہ سے اسلامی نظریہ کو صحیح طور پر سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔ ا۔ س۔ خ

© rasailojaraid.com